بالکل صحیح بات لکھی ہے: "یہ کتاب نئی نسل کے نوجوانوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ بن گئی ہے جس کے ذریعے وہ علامہ اقبالؒ اور مولانا مودودیؒ کے نظریات، ان کے علمی کام، اور تحریک اسلامی کے متعلق بیش بہا معلومات حاصل کر سکتے ہیں"۔

بایں ہمہ یہ موضوع اقبالیاتی تحقیق کا ایک اہم موضوع ہے جس پر بہت کچھ لکھنے کی گنجایش ہے اور اسے مختلف زاویوں سے بھی دیکھا اور پرکھا جا سکتا ہے (عبداللہ شاہ ہاشمی)۔

کائنات، قرآن اور سائنس، ڈاکٹر دلدار احمد قادری۔ ناشر: فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، اردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

یہ کتاب، جدید ترین دریافت شدہ حقائق کے تناظر میں، اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی ایک عاجزانہ کوشش ہے کہ قرآن مجید کائنات، اس کی تخلیق، ارتقا اور انجام کے متعلق کیا کہتا ہے۔ مصنف سائنس میں پی ایچ ڈی ہیں، ان کا مضمون کیمیا ہے اور وہ قرآن و حدیث کا علم بھی رکھتے ہیں۔ اس طرح کے موضوعات پر لکھی جانے والی دیگر کتب کے مقابلے میں اس کتاب میں سائنسی معلومات جدید تر ہیں اور پیش کش کا انداز بھی زیادہ معیاری ہے۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی اکثر کتب کے برعکس قادری صاحب اس بات کا احساس رکھتے ہیں کہ قرآن کا مقصد سائنسی نظریے پیش کرنا اور سائنسی علوم سکھانا نہیں ہے۔ انھوں نے صرف یہ سمجھنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں ضمنی طور پر کائنات کے بارے میں جو اشارہ آیا ہے، اس سے کائنات کے متعلق کیا روشنی ملتی ہے۔

مصنف کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے اس موضوع پر جدید ترین سائنسی دریافتوں کو تلاش کیا، عربی لغت کو سامنے رکھا، جدید مفسرین کے تفسیری نوٹ ملاحظہ کیے اور اس بات کو مدنظر رکھا کہ قدیم مفسرین نے ان آیات کا کیا مفہوم سمجھا تھا۔ کتاب کا مطالعہ ان کے دعوے کی تائید کرتا ہے۔

باب اول میں قرآنی علم کی نوعیت کے بارے میں ایک مفید بحث ہے، خصوصاً اکتسابی علم اور علم بالوحی کے تقابل کے حوالے سے۔ دوسرے باب میں قرآن کی وہ آیات نقل کی گئی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ زمین و آسمان خدا نے عدم سے پیدا کیے، اور پھر ایک جدید سائنسی نظریے (Big Bang Theory) کا ذکر ہے جس میں کائنات کا آغاز ایک نقطے سے اور ایک خاص وقت پر تصور کیا جاتا ہے۔ باب چہارم میں قرآنی لفظ "سما" کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے اور پھر زمین کے کرہ ہوائی کے بارے میں دل چسپ معلومات کا ذکر ہے۔ پانچویں، چھٹے، ساتویں اور نویں باب میں چھ ایام میں تخلیق والی قرآنی آیات کو قرآنی محاورے اور عربی شاعری کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آٹھویں باب میں اس قرآنی آیت کا ذکر ہے کہ ہم کائنات کو پھیلا رہے ہیں، پھر کہا گیا ہے کہ قرآنی آیت کے اس مفہوم کی، جدید